نمبر ۱۰۹ | ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۱ مارچ ۲ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل شام سے رات بھر انفلوئنزا کے باعث سر درد کی سخت تکلیف رہی۔ آج طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجہ ۱۰ مارچ دہلی سے واپس تشریف لے آئے :۔

۱۰ مارچ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں میٹرکولیشن کا امتحان یونیورسٹی جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آریہ سکول قادیان۔ اور ڈی۔ بی ہائی سکول سری گوبندپور کے ۱۶۱ طلباء شامل ہیں۔ شروع ہے۔ پرائیویٹ امتحان دینے والے ان کے علاوہ ہیں۔ ۱۷ احمدی طالبات بھی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کی زیر نگرانی امتحان دے رہی ہیں :۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس اور جناب حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری بہاولپور سے واپس آ گئے ہیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مامور من اللہ کی صداقت کے چند نشانات

فرمایا:۔ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے اس کے لئے چند نشان ہوا کرتے ہیں۔ جن سے اس کی سچائی پرکھی جاتی ہے۔ اول یہ کہ وہ پاک اور صاف تعلیم لے کر آتا ہے جب اس کی تعلیم گندی ہوگی۔ تو اس کو قبول کون کرے گا۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم کیسی پاک ہے۔ اس میں ذرا بھی شک وشبہ نہیں۔ اور کسی قسم کے شرک کی گنجائش نہیں۔ دوسرے یہ کہ اُس کے ساتھ بڑے بڑے نشان ہوتے ہیں۔ اور وہ نشان ایسے ہوتے ہیں۔ کہ بحیثیت مجموعی دُنیا میں کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تیسرے یہ کہ گزشتہ انبیاء کی جو پیشگوئیاں اُس کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس پر صادق آتی ہیں۔ چوتھی بات یہ ہے۔ کہ اس وقت زمانہ کی حالت خود ظاہر کرتی ہے۔ کہ کوئی مامور من اللہ آئے۔ پانچویں بات یہ ہے۔ کہ سچے مدعی کا صدق اور اخلاص۔ استقلال اور تقوےٰ نہایت اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے اور اس میں ایک کشش ہوتی ہے جس سے وہ اوروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے :۔

تمام قرآن مجید میں یہی موٹی باتیں ہیں۔ جن سے کسی مامور کی سچائی کا پتہ لگتا ہے۔ اب جس کو ایمان کی ضرورت ہے۔ وہ یہی پانچ علامتیں پیش کر کے ہمارا امتحان کر لے"

(الحکم ۱۷۔ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء)

اخبارِ احمدیہ

درس

۱۔ حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح علیہ السلام کا درس شروع ہے۔ خاکسار عبد المغنی از احمدی پور ؛

۲۔ حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا درس میں نے شروع کیا ہے۔ خاکسار غلام محمد خان چک ایرچ کشمیر

۳۔ امرت سر میں حسب ذیل تین مقامات پر باقاعدہ درس ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس کی تازہ تحریک سے دوست کثرت سے درس میں حصہ لیتے ہیں ؛

کٹڑہ خزانہ میں سید بہاول شاہ صاحب قرآن۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیتے ہیں۔ مسجد احمدیہ میں خواجہ ظہور شاہ صاحب قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ اور شریف پورہ میں ماسٹر محمد طفیل صاحب قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔ (نامہ نگار)

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ باغبانپورہ نے درس قرآن مجید شروع کر رکھا ہے۔ مکرمی بدر الدین صاحب آنریری مبلغ شام کے وقت پیشتر نماز عشا درس دیتے ہیں۔ اور تقریباً تمام دوست حاضر ہوتے ہیں۔ خاکسار غلام مرتضیٰ سکرٹری تبلیغ باغبانپورہ۔ لاہور

قبولِ احمدیت کی برکت

چودھری محمد عالم صاحب احمدی ساکن فتح پور کے والد چودھری کرم داد صاحب نمبردار سلسلہ میں داخل نہ تھے۔ حال میں جب وہ معاملہ سرکاری سے کر بیسر داخل کرنے گئے۔ تو راستہ میں مبلغ بالغ ۱۹۰ روپیہ کے نوٹ گر پڑے۔ وہ اس مصیبت پر اپنے لڑکے چودھری محمد عالم صاحب احمدی کے پاس گئے۔ ان کے لڑکے نے ان سے کہا۔ کہ آپ احمدی ہو جائیں۔ اور استغفار کریں۔ اس پر انہوں نے بیعت کا خط تحریر کر دیا۔ اور دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر کیا۔ دوسرے ہی روز روپیہ کا سراغ مل گیا۔ اور وہ وصول ہو گیا۔ خاکسار نواب الدین۔ از چانگریاں ؛

غازی آباد میں ہندوؤں سے مناظرہ

۲۵۔ فروری ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے غازی آباد میں ہندوؤں سے مناظرہ کیا۔ مضمون زیر بحث تناسخ تھا۔ خدا کے فضل سے خاص کامیابی ہوئی۔ خاکسار عبد الواحد۔ دہلی ؛

تحریک ساٹھ ہزار قرض کی میعاد میں اضافہ

مخلصین جماعت سے ضروری گزارش

سلسلۂ احمدیہ کے وسعت پذیر کاروبار۔ اور جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مقابلہ میں اس وقت جبکہ تمام دُنیا کی اقتصادی اور مالی حالت نہایت ہی کمزور ہو رہی ہے۔ اور بڑی بڑی حکومتیں قرض لے کر اپنا کام چلا رہی ہیں۔ ہماری طرف سے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک کوئی غیر معمولی امر نہیں۔ اور جب اس کے لئے نہایت آسان شرائط رکھے گئے ہیں۔ یعنی فوری ضرورت پر فوراً روپیہ واپس کر دینے کا وعدہ ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اڑھائی سال کے عرصہ میں لازمی طور پر روپیہ واپس کر دیا جائے گا۔ تو پھر ہر اس مخلص کا جسے خدا تعالیٰ نے مالی لحاظ سے آسودگی بخشی ہو۔ فرض ہے۔ کہ جلد سے جلد اس تحریک میں شریک ہو لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک ایسے بہت تھوڑے احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ اور اسی وجہ سے میعاد ۱۰۔ اپریل تک بڑھانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ یہ میعاد ہندوستان کے احباب کے لئے ہے۔ بیرون ہند کے دوستوں کی رقوم کا انتظار آخر اپریل تک کیا جائے گا۔ پس جن اصحاب نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بغیر توقف جس قدر جلد رقم بھیج سکیں۔ ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؛

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ بعض مخلصین تکلیف اٹھا کر۔ اور اپنی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ بابو شمس الدین صاحب پولیٹیکل کلرک لنڈی کوتل لکھتے ہیں۔ خیال تھا۔ کہ یہ رقم پوری ہو چکی ہوگی۔ مگر اخبار الفضل کے اعلانات سے معلوم ہوا۔ کہ رقم ابھی پوری نہیں ہوئی۔ اور جب ایک بہن کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے اپنا ایک ہزار روپیہ ڈاک خانہ سے نکال کر اس تحریک میں دے دیا ہے۔ تو اپنی بیوی کو تحریک کی جس نے ایک سو روپیہ جو اس نے زیور کے لئے رکھا ہوا تھا۔ دے دیا۔ اس کے لئے سب سے زیادہ تحریک کا باعث یہ بات ہوئی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دُعا فرمائیں گے۔ میں بھی ایک سو روپیہ بھیج رہا ہوں۔ اگرچہ تنخواہ میں بمشکل گزارہ ہوتا ہے جبکہ بعض احباب مشکلات برداشت کرتے ہوئے بغرض ثواب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں سے مستفیض ہونے کے لئے اس تحریک میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ تو جنہیں خدا تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ انہیں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے ؛

خاکسار فرزند علی ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

ضلع سیالکوٹ کی انجمنوں کو اطلاع

ٹیریٹوریل احمدیہ کمپنی میں رنگروٹوں کی بھرتی کے لئے کمانڈنگ افسر صاحب معہ ناظر صاحب امور عامہ مارچ کے اخیر میں ضلع سیالکوٹ تشریف لائیں گے۔ مقام شہر سیالکوٹ اور پسرور ہونگے۔ تمام انجمن ہائے ضلع سیالکوٹ قابل بھرتی احمدی نوجوانوں کو تحریک کر کے تیار کریں۔ اور ان کی فہرست میرے پاس بھیجدیں تاریخ مقام شہر سیالکوٹ اور پسرور سے بعد میں اطلاع دیجائیگی۔ خاکسار شاہ محمد مہتمم امور عامہ سیالکوٹ۔

شکریہ

خاکسار کی والدہ محترمہ کے انتقال پر جن احباب نے بذریعہ خطوط اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ چونکہ ان سب کی خدمت میں خطوط نہیں لکھے جا سکے۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی خدمت میں جزاهم الله احسن الجزاء عرض کرتا ہوں۔ خاکسار تاج الدین لائل پوری۔ از قادیان ؛

درخواست ہائے دُعا

۱۔ عاجز کا چھوٹا بھائی مرزا محمد حسین بعارضہ نمونیا۔ اور سرسام سخت بیمار ہے۔ احباب عزیز کی صحت کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الکریم۔ قادیان

۲۔ ہمارے ایک دوست فیروز الدین صاحب اس وقت دشمنوں کے ہاتھوں سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے ؛ خاکسار عبد العزیز۔ بٹالہ ؛

۳۔ مولوی محمد حسین صاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی انسپکٹر آف اسلامیہ سکولز کی اہلیہ ثانی دو تین ماہ سے بوجہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی آگرہ

۴۔ خاکسار مشکلات میں گرفتار ہے۔ احباب خلصی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عطا محمد از جنگہ ؛

۵۔ میری ہمشیرہ کے کئی بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو چکے ہیں۔ صرف ایک لڑکی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی دُعاؤں کی برکت سے ایک لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دونوں بچوں کی درازی عمر اور نیک و متقی بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الکریم جہلمی۔ از بھوچال کلاں

۶۔ عزیز محمد دین بعارضہ بخار اور محمد اعظم چنبل سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار نور احمد۔ از احمدی پور ؛

۷۔ میں تپ محرقہ میں مبتلا اور ہسپتال میں داخل ہوں دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام رسول از راولپنڈی

۸۔ برخوردار امیر احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد شفیع۔ از جڑانوالہ ؛

۹۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امروہہ میں احمدیوں کی تعداد کافی ہو گئی ہے۔ مگر ان کی کوئی مسجد نہیں۔ احباب دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مسجد کے لئے کوئی جگہ مرحمت فرمائے۔ نیز میرے لڑکے بشارت احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے بھی دُعا کی جائے۔ خاکسار عبد السمیع۔ از امروہہ ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۹	قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذیقعد ۱۳۵۲ھ	جلد ۲۱

ضلع گورداسپور کے اعلیٰ حکام سے ضروری گزارش

فتنہ پردازوں کو قانون کا احترام کرنا سکھایا جائے

افسوسناک امر

خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان جہاں روز بروز زیادہ سے زیادہ اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ وہاں ان لوگوں کی طرف سے جو سلسلہ سے بلاوجہ نقار اور کینہ رکھتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہر جائز سے ناجائز فعل کا ارتکاب اپنے لئے روا سمجھتے ہیں۔ فتنہ پردازیوں اور الزام تراشیوں میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ بجائے اس کے کہ اپنے طور پر اپنے ہم خیال وہم عقیدہ لوگوں کے لئے کوئی مفید کام سرانجام دیں۔ ان کی دینی و دُنیوی ضروریات کے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان کے مذہبی۔ اور سیاسی حقوق کی حفاظت کا انتظام کریں۔ جماعت احمدیہ سے متصادم ہو کر اور سراسر جھوٹا شور و شر برپا کر کے ایک طرف تو مسلمانوں میں اشتعال اور بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ذمہ دار حکام کو تشویش اور پریشانی میں ڈالتے ہیں۔

مقامی پولیس کا افسوسناک رویہ

اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ اعلےٰ حکام کی طرف سے وُہ لوگ جو مقامی طور پر انتظام اور امن کے قیام کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ فرض شناسی کا ثبوت دینے کی بجائے فرقہ وارانہ طریق عمل اختیار کر کے فتنہ پرداز لوگوں کی ناجائز سرگرمیوں کے ممد اور معاون بن جاتے۔ اور مختلف رنگوں میں ان کی تائید و حمائت کرنے لگ جاتے ہیں۔

تلخ تجربہ

اس کا نہایت تلخ تجربہ ہمیں اس وقت سے ہو رہا ہے جب سے حکومت نے مذبحہ کے قیام کے متعلق قادیان میں پولیس سٹیشن قائم کیا۔ کیونکہ کئی بار ایسا ہوا۔ کہ وُہ پولیس جو قیام امن کے لئے قادیان میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بعض مقامی افسروں نے ہماری جماعت کے متعلق نہایت ناروا رویہ اختیار کیا۔ اور ایک سیدھے سادے معاملہ کو پیچیدہ بنا کر اس میں ہماری جماعت کے لوگوں کو پھنسانے اور بدنام کرنے کی کوشش کی۔

چند واقعات

یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ جبکہ قادیان میں پولیس کی چوکی باقی ہے۔ پولیس والے اپنی کارگزاری دکھانے کے لئے جہاں اپنے رویہ سے ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کا موجب بنتے رہتے ہیں۔ جن کے پیش نظر ہر وقت شرارت اور فتنہ پردازی ہوتی ہے۔ وہاں اعلےٰ حکام کو سراسر غلط اور جھوٹی رپورٹیں بھیجکر۔ یا بھجوا کر تشویش میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ان واقعات سے جن کا ہمیں علم ہو سکا۔ ظاہر ہے۔

احراریوں کے جلسہ کے موقعہ پر پولیس کی رپورٹ

مثلاً جماعت احمدیہ کے گزشتہ مرکزی سالانہ جلسہ کے موقعہ پر احراریوں کے ایجنٹوں نے ایک جلسہ کیا جس کی غرض سوائے اس کے کچھ نہ تھی۔ کہ احمدیوں کی دل آزاری کی جائے۔ اس کے لئے جہاں انہوں نے موقع ایسا رکھا۔ جبکہ مرکز میں احمدی کثیر تعداد میں جمع تھے۔ وہاں احمدیوں کی دوکانوں اور مکانوں پر اشتعال انگیز اشتہارات بھی چسپاں کئے۔ اس قسم کا ایک اشتہار ایک احمدی نے اپنے مکان کی دیوار سے اتار دیا۔ مگر مقامی پولیس نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدیوں نے احراریوں کے جلسہ میں رکاوٹ پیدا کی۔ اس قسم کی رپورٹ کی۔ کہ اس جلسہ کے اشتہارات پھاڑے گئے اور بعض کے یونہی نام لے دیئے۔ پھر یہ رپورٹ کی گئی۔ کہ احمدیوں نے جلسہ میں گھسکر گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ حالانکہ یہ بھی غلط بات تھی۔ نہ کوئی احمدی اس جلسہ میں گیا! اور نہ کسی نے جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے کچھ کیا۔

پولیس کو ایک اور رپورٹ

پھر تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ ایک شخص نے جو پولیس والوں کے ساتھ وابستہ رہتا ہے۔ ایک مقامی احمدی کے متعلق افسران بالا کو رپورٹ کی۔ کہ اس نے ڈاک خانہ کے ایک کلرک کو دھمکی دی ہے کہ وُہ کیوں احراریوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے۔ مقامی پولیس نے بھی اس کی تائید میں رپورٹ کی۔ لیکن جہاں تک ہمارے معلومات ہیں۔ یہ بات بھی بالکل غلط اور خلاف واقعہ تھی۔ اس کے متعلق پولیس نے بھی تحقیقات کی۔ یہ تو معلوم نہ ہو سکا۔ کہ پولیس کس نتیجہ پر پہونچی مگر نہ تو اس شخص کے متعلق اس وقت تک کوئی قانونی کارروائی کرنے کا ہمیں علم ہو سکا۔ جس کی شکایت کی گئی تھی۔ اور نہ اس سے بازپرس کی گئی۔ جس نے شکائت کی تھی۔ حالانکہ اگر پولیس نے شکایت درست پائی تھی۔ تو چاہئے تھا۔ کہ جس کے متعلق وُہ تھی۔ اس سے قانونی مواخذہ کیا جاتا۔ اور اگر نادرست تھی۔ تو جھوٹی شکایت کرنے والے۔ اور اعلےٰ افسروں تک کو مغالطہ دینے والے سے قانونی سلوک کیا جاتا۔ مگر ان میں سے کوئی بات بھی نہ کی گئی۔ ہم جہاں قیام امن و انتظام میں پولیس کی ہر طرح امداد کرتے ہیں۔ اور ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص کسی قانون کی خلاف ورزی کرے۔ خواہ وُہ احمدی ہو یا کوئی اور۔ تو اس کا نتیجہ بھگتے۔ وہاں ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر کسی پر بلاوجہ اور بلاقصور الزام لگایا جائے۔ تو جھوٹا الزام لگانے والے۔ اور پولیس کو جھوٹی رپورٹ دینے والے سے بھی قانونی سلوک کیا جائے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے فتنہ پرداز لوگوں کو جھوٹی رپورٹیں دے کر ایک باامن جماعت پر حرف لانے اور ذمہ دار حکام کے لئے پریشانی کا باعث بننے کی جرأت نہ ہو سکے۔

۴ر مارچ کا واقعہ

پھر ۴ر مارچ کو ایک جگہ بنیادیں رکھنے کے معاملہ کو جس رنگ میں اعلےٰ حکام تک پہونچایا گیا۔ اور جس کی وجہ سے مجسٹریٹ صاحب علاقہ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو آنا پڑا۔ اس میں بھی مقامی پولیس کا ہاتھ ہی کام کر رہا تھا۔ احمدیوں کی طرف سے تو یوں بھی کسی قسم کے فساد کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ لیکن ۴۔ مارچ تو وُہ دن تھا۔ جبکہ جماعت احمدیہ قادیان کے ۹۹ فیصدی افراد تبلیغ اسلام کے لئے صبح صبح ہی قادیان سے باہر دیہاتوں میں چلے گئے تھے۔ اور اسی وجہ سے احمدی محلوں میں دو دو چار لڑکے پہرہ پر مقرر کئے گئے تھے۔ ایسی صورت میں احمدیوں کی طرف سے کسی پر حملہ کا خطرہ یا کسی فساد کا خدشہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ اور جبکہ احمدیوں کو اس جگہ کچھ تعمیر کرنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ جیسا کہ جناب ناظر صاحب امور عامہ نے مجسٹریٹ صاحب علاقہ کے دریافت کرنے پر کہہ بھی دیا۔ تو پھر اس موقعہ پر کسی فساد کے کیا معنی لیکن مقامی پولیس نے بجائے مقامی ذمہ دار احمدیوں سے اصل حقیقت معلوم کرنے کے اس معاملہ کو اس رنگ میں اٹھایا۔ کہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ کو اسی دن موقعہ پر آنا پڑا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بھی دوسرے دن تشریف لے آئے

در اصل یہ کارنامہ بھی مقامی پولیس کے انچارج صاحب نے ہی سرانجام دیا۔ اسے نہایت خطرناک صورت میں اعلےٰ حکام تک پہنچایا۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی ::

بیدار مغز سپرنٹنڈنٹ پولیس

ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس وقت ضلع گورداسپور کی پولیس کے افسر اعلیٰ خان بہادر شیخ عبدالعزیز صاحب ایسے بیدار مغز اور معاملہ فہم انسان ہیں۔ جو ہر بات کی تہ تک پہنچنے اور نہایت عمدگی سے اسے سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی توجہ ہم اس قسم کی باتوں کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو مرکزی جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ خفیہ رپورٹوں اور مقامی پولیس کے رویہ کے متعلق باقاعدہ تحقیقات کریں۔ تاکہ ظاہر ہو سکے کہ حقیقت کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف شکایات کرنے میں کس قدر جھوٹ اور غلط بیانیوں سے کام لیا جاتا ہے ::

جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور رواداری

جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک نہایت امن پسند جماعت ہے۔ اور قادیان کے ان لوگوں کے ساتھ جو مذہبی اختلاف رکھتے ہیں۔ نہایت روادارانہ سلوک کرتی ہے۔ اور انہیں ہر قسم کے فوائد پہنچانے کی کوشش کرتی رہتی ہے جس کا ناقابل انکار ثبوت اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ جب تک بعض بیرونی لوگ فتنہ پردازی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ قادیان کے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو احمدیوں کے خلاف کسی قسم کی شکایت نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ وہ ممنون احسان پائے جاتے ہیں ::

بیرونی لوگوں کی شرارت

لیکن جب کچھ بیرونی لوگ اپنے خاص مصالح کے ماتحت اپنے لئے نیا میدان عمل تجویز کرتے ہوئے بعض مقامی لوگوں کو اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں۔ تو کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کر لیا جاتا ہے۔ یہی صورت اب پائی جاتی ہے۔ جب سے احراریوں کے ایجنٹ یہاں آئے ہیں۔ نہ صرف مقامی امن کو برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ ہر رنگ میں بھی احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال پیدا کرنے میں مصروف ہیں اور مقامی پولیس کو اپنی کارگزاری دکھانے اور قادیان میں اپنے وجود کی ضرورت کا احساس کرانے کے لئے اور طریقوں کے علاوہ یہ بھی ایک طریق استعمال کر رہی ہے ::

ہم کیا چاہتے ہیں؟

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ احراری یہاں نہ رہیں۔ یا اپنے عقائد کی تبلیغ نہ کریں۔ جب ہم ہر جگہ اور ہر مقام پر اپنے عقائد کی تبلیغ کرنا اپنا حق قرار دیتے ہیں۔ اور جہاں جہاں پہنچ سکیں۔ وہاں اپنے عقائد پیش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تو دوسروں کا یہ حق بھی بڑی خوشی سے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے سامنے اپنے عقائد پیش کریں۔ ہم ان کی باتیں خندہ پیشانی سے سننے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر وہ اپنی اشاعت وغیرہ کے متعلق ہم سے کسی قسم کی امداد چاہیں۔ تو ہم وہ بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ نیک نیتی اور امن پسندی کا ثبوت دیا جائے۔ اور کسی قسم کی شرارت اور فتنہ نہ پیدا کیا جائے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ سوائے بد امنی اور بے چینی کے کچھ اور نہیں نکل سکتا۔

پس ہم ذمہ دار حکام سے جو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ وہ ان باتوں کا انسداد کریں۔ جو فتنہ و فساد کے لئے اختیار کی جا رہی ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو قانون کا احترام کرنا سکھائیں۔ جو جھوٹے الزام لگا کر۔ اور جھوٹی رپورٹیں دے کر ایک طرف تو حکام کو پریشانی اور تکلیف میں مبتلا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اور دوسری طرف امن کو برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ::

حکومت پنجاب سے ہندوؤں کی بے جا شکایت

حکومت پنجاب نے اخبار پیر نیوز کے اس ناپاک پرچہ کو جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرضی تصویر شائع کر کے ہتک کی گئی تھی۔ ضبط کیا۔ تو آریہ اخبار "پرتاپ" کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور اس نے حکومت پنجاب کو مسلم نوازی کے طعنے دینے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ شکوہ پیش کر دیا۔ کہ حکومت ہندوؤں کے جذبات کی کوئی پروا نہیں کرتی۔ حالانکہ اگر "پرتاپ" میں کچھ بھی رواداری اور مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا مادہ ہوتا تو اس کے اظہار کا یہ اچھا موقعہ تھا۔ جبکہ ایک لنڈنی اخبار نے بے ہودگی کا ارتکاب کیا تھا۔ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے میں "پرتاپ" بھی حصہ لیتا۔ تو نہ صرف اس کا کچھ نہ بگڑتا۔ بلکہ مفت میں مسلمانوں کو ممنون احسان بنا لیتا۔ علاوہ ازیں یہ بھی تو ممکن ہے کہ جس طرح ایک ولائتی اخبار مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگا کر ان کی دل آزاری کا باعث ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کسی وقت ہندوؤں کو بھی کسی اخبار کے متعلق اسی قسم کی شکایت پیدا ہو جائے۔ اور اس وقت مسلمانوں کی تائید و حمایت ان کے کام آ سکے۔ لیکن "پرتاپ" پر مسلم آزاری نے اتنا غلبہ پا رکھا ہے۔ کہ اس نے کسی بات کی بھی پروا نہ کی۔ اور بجائے "پیر نیوز" کی بے ہودہ حرکت کی حمایت کرتا رہا۔ وہاں الٹا اس پرچہ کے ضبط ہونے پر حکومت پنجاب پر الزام لگانے لگ گیا۔ حکومت نے اس بارے میں جو کچھ کیا۔ اس کے متعلق تو ایک دوسرے آریہ اخبار کی رائے "پرتاپ" کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ "ملاپ" ۹ مارچ لکھتا ہے:۔

"ایسے پرچہ کی ضبطی لازمی تھی۔ اور گورنمنٹ نے اس کی ضبطی کا حکم دے کر درست قدم اٹھایا ہے"

باقی رہا یہ کہ ہندو خواہ مخواہ چیختے رہیں۔ ان کی پروا نہیں کی جاتی یہ محض الزام تراشی کے لئے کہا گیا ہے۔ اور آریہ نقطہ نگاہ سے اس کا وہ جواب ہے۔ جو "ملاپ" نے دیا ہے۔ یعنی "ہندوؤں کے سر پر لامذہبی کا اور غلط آزاد خیالی کا کچھ ایسا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں نہ وید کے لئے کوئی عزت نظر آتی ہے۔ اور نہ سری کرشن اور رام کے لئے کوئی جذبہ ہے۔ گیتا کا ایمان بھی ان کے سرد خون کو گرم نہیں کر سکتا۔ فلموں میں ہندو بزرگوں کو ہندو اتہاس (تاریخ) کو نہایت نفرت انگیز صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ایک ہندو اخبار اس کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ تو باقی ہندو اخبار ان فلموں کے حق میں لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ آج کتنے ہندو ہیں۔ جو وید کے درشن بھی کرتے ہیں۔ اور پھر کتنے ہیں۔ جو ان کے لئے مر مٹنے کے لئے تیار ہیں۔ ہندوؤں میں تو مغربی تہذیب اور مغربی تعلیم نے یہ اثر پیدا کیا ہے۔ کہ وہ ویدوں کو جواب دے رہے ہیں۔ اور تو اور جن آریہ سماجیوں نے وید کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانا تھا۔ وہ بھی ویدوں سے منحرف ہو رہے ہیں۔ رائے مولراج اور پنڈت وشو بندھو آپ کے سامنے ہیں۔ رائے مولراج تو یہاں تک ہندوؤں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ ابھی تک یہ بھی فیصلہ نہیں کر سکے۔ کہ وید کن پستکوں کا نام ہے۔ اور وہ رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو ہیں یا کوئی اور ہیں۔ ...... ایسی صورت میں کوئی بتلائے تو سہی۔ کہ گورنمنٹ کیسے یقین کرے۔ کہ واقعی ہندوؤں کے جذبات زخمی ہوتے ہیں۔"

یہ بھی ایک معقول وجہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جب ہندو خود ہی کسی بات کو اپنے لئے دل آزار نہ سمجھیں۔ اور اگر کوئی اس قسم کی آواز اٹھائے۔ تو بیسیوں ہندو اس کی تردید کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو پھر حکومت کس طرح سمجھ سکتی ہے۔ کہ فلاں بات سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ یا ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگی ہے ::

در اصل ہندو اگر کسی بات کو مذہبی رنگ دے کر شور مچاتے ہیں۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ان میں سے وہ لوگ جو ہندو دھرم سے وابستگی رکھتے ہیں۔ ان کو سیاسی اغراض کی خاطر حکومت کے خلاف اشتعال دلائیں۔ ورنہ مذہب کی ان کی نگاہ میں جو قدر و منزلت ہے۔ وہ "ملاپ" کے مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے۔ ایسی حالت میں اگر حکومت ہندوؤں کے کسی شور و شر کی طرف توجہ نہ کرے تو اس کی وجہ یہ نہیں سمجھنی چاہیئے۔ کہ حکومت ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی پروا نہیں کرتی۔ بلکہ یہ کہ جن سیاسی اغراض کے حصول کے لئے ہندو شور مچاتے ہیں۔ ان کا پورا ہونا حکومت کے مصالح کے خلاف ہوتا ہے

حکومت کو دھمکیاں

پنجاب کے سرکاری محکموں میں مسلمانوں کی اس قدر کمی ہے۔ کہ اگر حکومت ایک عرصہ تک ہر خالی اسامی پر مسلمان ہی مقرر کرے۔ تو بھی وہ نسبت جس کے اپنی آبادی کے لحاظ سے مسلمان مستحق ہیں۔ لمبے عرصہ کے بعد جا کر قائم ہو سکتی ہے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ اگر کسی مسلمان کے ریٹائر ہونے پر حکومت کسی مسلمان کو مقرر کرتی ہے۔ تو "پرتاپ" ایسے متعصب ہندو اخبار نہ صرف اس کے خلاف شور مچاتے ہیں۔ بلکہ حکومت کو دھمکیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ سر عبدالقادر کی جگہ ایک مسلمان کے جج ہائی کورٹ مقرر ہونے پر "پرتاپ" (۲۸-فروری) لکھتا ہے ...... "ان حالات میں ہندو سبھا سے تعلق رکھنے والے دو چار ہندو سرکار سے اپنی وفاداری کا اظہار کریں۔ تو کریں۔ ورنہ ایک عام ہندو کے وفادار ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ گورنمنٹ اپنی راہ میں کانٹے بکھیر رہی ہے۔ اور ایک ایسی قوم کی ہمدردی کھو رہی ہے۔ جس کی نہ صرف تعداد ۲۰-۲۲ کروڑ سے زیادہ ہے۔ بلکہ جو اپنی دوسری خوبیوں کے لحاظ سے بھی پیش پیش ہے" ہندوؤں کی یہی ذہنیت ہے جس نے مسلمانوں میں ان کا اعتماد بالکل کھو دیا ہے۔ جو لوگ یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ حکومت مسلمانوں کو ان کے حقوق دے۔ ان سے یہ کیونکر توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ یہ حاصل کر کے اپنی کثرت کے مقابلہ میں اقلیتوں کے حقوق کی پروا کریں گے ::

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق ایک کوہاٹی کے اعتراضات کے جواب

اشتہار انعامی ایک ہزار روپیہ کی حقیقت

تقرر انعام کا معمہ

اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ کے ایک سائنس ماسٹر ابو عبیدہ نظام الدین صاحب نے گذشتہ اکتوبر میں ایک اشتہار شائع کیا تھا جس بعنوان "مسیح قادیانی اخلاق کی کسوٹی پر" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو قطع و برید سے نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ دس جھوٹ بولے ہیں۔

لیکن وہ باوجود اس مشہور مثل کو جاننے کے کہ دروغگو را حافظہ نباشد۔ تعصب کی لہر میں ایسے بہہ گئے۔ کہ ہماری آنکھ کا تنکا ڈھونڈنے کی فکر میں انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر تک محسوس نہ ہوا۔ چنانچہ انہوں نے انعامی رقم کا معمہ ایسا درج کیا ہے۔ کہ دروغگو را حافظہ نباشد کی مثال ان پر پوری طرح صادق آتی ہے تفصیل یہ ہے۔ کہ اشتہار کی پیشانی پر جلی قلم سے اشتہار کو انعامی ایک ہزار روپیہ قرار دیا۔ اور نیچے بزعم خود دس جھوٹ پیش کر کے ہر ایک کے سچ ثابت ہونے کی صورت میں دس روپیہ انعام مقرر کیا۔ اب ناظرین غور فرمائیں۔ کہ رقم انعام کا مطالبہ کرنے والا ۱۰×۱۰ = ۱۰۰ کس حساب سے ایک ہزار کا مطالبہ انعام کرے۔ یا سائنس ماسٹر صاحب کی نئی تحقیقات سائنس کے رو سے ۱۰×۱۰ کو ۱۰۰۰ سمجھ کر مطالبہ کرے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مشتہر صاحب نے تقرر انعام کا معمہ جہلا کے لئے دام تزویر بچھانے کے لئے پیش کیا ہے

پہلا اعتراض اور اس کا جواب

مشتہر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی سے یہ الفاظ درج کر کے کہ یوم یاتی سحاب فی ظلل من الغمام لکھا ہے چونکہ یہ آیت قرآن کریم میں نہیں۔ اس لئے یہ جھوٹ ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا۔ کہ یہ قرآن کریم کی آیت ہے البتہ آپ نے اسے خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس وجہ سے اس کا اگر قرآن کریم میں ہونا ضروری ہے۔ تو کیا فرماتے ہیں مشتہر صاحب ان احادیث قدسیہ کے بارہ میں جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا۔ حالانکہ وہ کسی آیت قرآنی میں مذکور نہیں۔ اگر اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے وحی سے ایسا بتلایا۔ تو پھر یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لینا چاہئیے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے۔ کہ آپ نے آیت قرآنی پیش فرمائی ہے۔ تو بھی اسے جھوٹ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بلکہ یہ کاتب کی غلطی متصور ہوگی۔ جب امامت میں غلط آیت کی تلاوت ثابت و متعارف ہے۔ حالانکہ امام کی ایسی غلطی کے باوجود مقتدین کو اس کی اقتدار چھوڑنے کا حکم نہیں۔ بلکہ یا تو واقف مقتدی ایسی قرأت کو درست کر دیتا ہے۔ یا اگر مقتدین میں سے کوئی واقف نہ ہو۔ تو نماز کی قبولیت میں کوئی خلل نہیں آتا۔ تو پھر خارج از نماز ایسی غلطی ہو جائے۔ تو قابل اعتراض کیونکر ہو سکتی ہے۔ خصوصاً جبکہ معنیٰ آیت قرآنی سے کوئی اختلاف نہیں ؛

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دوسری کذب بیانی یہ منسوب کی گئی ہے۔ کہ آپ نے لکھا۔ خدا بعض جگہ انسانی گرامر یعنے صرف و نحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اور مثال آیت قرآنی ان ھٰذان لسٰحران دے کر بتایا ہے۔ کہ انسانی نحو کی رو سے ان ھٰذین چاہیئے۔ مشتہر صاحب نے اسے جھوٹ قرار دیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک سچ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسانی گرامر کے ماتحت چلتا ہے یعنی خدا تعالےٰ انسانی قواعد صرف و نحو کا تابع ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست ہر ایک سلیم العقل انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ آیا حضرت مرزا صاحب کا یہ کہنا جھوٹ ہے۔ کہ خدا انسانی گرامر کے ماتحت نہیں چلتا۔ یا جھوٹ کی سیاہی اس عبارت کو جھوٹ کہنے والے کے مونہہ پر لگتی ہے

افسوس کہ مشتہر صاحب کو خدائے ذوالجلال کی یہ صفت معلوم نہیں۔ کہ لا یحیطون بشیءٍ من علمہٖ اس کے علم کا کوئی چیز احاطہ نہیں کر سکتی۔ ورنہ یہ عبارت کہ وہ انسانی صرف و نحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اس کے لئے موجب اعتراض ہونے کی بجائے موجب ستائش ہوتی۔ پھر مثال موجود ہے۔ اگر ان ھٰذان انسانی گرامر کے مطابق ہے۔ تو اسے سیبویہ زمخشری یا کسی اور علامہ کے قول سے نحواً صحیح کر دیتے۔ اور اگر نہیں کر سکتے۔ تو اسے جھوٹ قرار دیتے ہوئے انہیں شرم کرنی چاہیئے تھی۔

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب

"قرآن کریم خدا کی کلام اور میرے مونہہ کی باتیں ہیں" اسے جھوٹ کہنا بھی معترض کی ناسمجھی ہے۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ اور اس کی ترتیب کو جھوٹ کہنا معترض کی کوتاہ اندیشی اور قرآن کریم سے مطلق ناواقفی کا ثبوت ہے۔

اگر انہیں قرآن کریم سے واقفیت ہوتی۔ تو معلوم ہوتا۔ کہ کثیر مقامات پر ایک ہی جملہ میں غائب سے متکلم اور مخاطب سے غائب اور غائب سے مخاطب کی طرف ضمیریں پھیری گئی ہیں۔ انکی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ الہام پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ نمونۃً صرف دو مثالیں اتمام حجت کے لئے درج کی جاتی ہیں۔ (۱) حتی اذا کنتم فی الفلک وجرین بھم (یونس) میں مخاطب سے غائب کی طرف ضمیر پھیری گئی ہے۔ اور مراد وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا کہ کنتم فی الفلک (۲) ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃً لک من دون المؤمنین (الاحزاب) میں غائب سے مخاطب کی طرف کلام پھیری گئی ہے۔ اور لک سے مراد النبی ہی ہیں۔ کاش مشتہر صاحب اعتراض کرنے سے پہلے سورہ فاتحہ کی ترتیب پر ہی غور کر لیتے

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب

مشتہر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو بھی کہ توفی کا لفظ قرآن کریم میں صرف موت کے معنی میں استعمال ہوا ہے جھوٹ قرار دیا ہے۔ اور خود توفی کے معنے پوری پوری نعمت دنیا رفع جسمانی اور پورا الینا بتلائے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توفی کے معنی صرف موت کرنے میں قرآن کریم کو ہی اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا (پارہ ۲۴) یعنے اللہ تعالےٰ نفوس انسانی کی توفی (قبض روح) یا تو ان کی موت کے وقت کرتا ہے یا جبوقت وہ نیند میں ہوں۔ پس توفی کے لفظ کا استعمال حقیقی موت یا نیند پر کیا گیا ہے تیسری کوئی صورت نہیں۔ اور نیند پر بھی موت کا اطلاق ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا جو نیند سے بیدار ہونے پر پڑھنی مسنون ہے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ توفی کا لفظ صرف قبض روح پر (خواہ حقیقی ہو یا مجازی) استعمال ہوتا ہے۔ اس کو جھوٹ کہنا کلام الٰہی کی تکذیب نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اس کے مقابل توفی کے جو معنی مشتہر صاحب نے کئے ہیں۔ کہ پوری پوری نعمت دنیا رفع جسمانی۔ پورا الینا۔ ان میں سے کوئی بھی کسی آیت قرآنی سے ثابت نہیں۔ پس مرزا صاحب نے عین فرمان الٰہی کے مطابق لکھا۔ اور جھوٹ کا طوق خود مشتہر صاحب کے زیب گلو ہے۔

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب

"اس علیم وحکیم کا قرآن حکیم میں یہ بیان فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام (قرآن شریف) اٹھا لیا جائے گا۔ یہی معنے رکھتا ہے۔ کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے" لکھا ہے "قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت نہیں جس کے یہ معنی یا مطلب بن سکے۔" مگر مشتہر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت میں قطع و برید کر کے ناظرین کو صریح مغالطہ دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "آیت انا علیٰ ذھاب بہٖ لقادرون میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ملک ہند سے ناپدید ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس آیت کے اعداد بحساب

جمل ۴، ۷، ۱۲ میں ۱۲۷۴ اور ۱۲۷۴ کے زمانہ کو جب عیسوی تاریخ میں دیکھنا چاہیں۔ تو ۱۸۵۷ء ہوتا ہے۔ سو درحقیقت ضعف اسلام کا زمانہ ابتدائی یہی ۱۸۵۷ء ہے۔ جس کی نسبت خداتعالیٰ آیت موصوفہ میں بیان فرماتا ہے۔ کہ جب وہ زمانہ آئے گا۔ تو قرآن زمین سے اٹھایا جائے گا۔" یہ عبارت مفصل لکھتے ہوئے آگے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پس اس علیم وحکیم کا قرآن حکیم میں یہ بیان فرمانا الخ

ظاہر ہے کہ اس جگہ آیت مذکور کا باطنی مطلب بیان کیا گیا ہے جو اہل انصاف کے لئے ایک قابل قدر نکتہ ہے۔ اور قرآن کریم کی عظمت اور اعجاز کا ثبوت۔ نہ کہ قابل اعتراض بات۔

چھٹا اعتراض اور اس کا جواب

نظام الدین صاحب لکھتے ہیں۔ هٰذا خلیفة الله المهدی بخاری میں کوئی حدیث نہیں۔ اور مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ بخاری میں ہے۔ اس لئے "یہ صریح بہتان ہے۔ افترا ہے" حالانکہ اگر کسی کتاب کا حوالہ غلط ہو جانا بہتان ہے۔ افترا ہے۔ تو مجھے پہلے مشتہر صاحب کے بہتان اور افترا ملاحظہ ہوں۔ (الف) مشتہر صاحب نے توفی کے متعلق ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۱۰۲ حاشیہ کا حوالہ دیا ہے۔ حاشیہ صفحہ مذکور پر ایسی کوئی عبارت نہیں (ب) نمبر ۵ میں جو عبارت درج کی گئی ہے۔ اس کا حوالہ ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۲۹۵ دیا ہے۔ مگر کوئی ایسی عبارت صفحہ مذکور پر نہیں۔ (ج) نمبر ۸ میں جو عبارت مشتہر صاحب نے تحریر کر کے ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۱۲۹ حاشیہ کا حوالہ دیا ہے۔ ایسی کوئی عبارت صفحہ مذکور پر درج نہیں۔ پھر اسی سلسلہ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۰ کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ بھی (بقول ان کے) صریح جھوٹ اور افترا ہے۔

پھر کیا فتوے ہے نظام الدین صاحب کا امام بیہقی کی نسبت جنہوں نے اپنی کتاب الاسماء والصفات میں کیف انتم اذا نزل عیسی ابن مریم فیکم من السماء وامامکم منکم کے متعلق لکھا ہے۔ رواه البخاری۔ یعنے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔ لیکن جب ہم بخاری شریف کو دیکھتے ہیں۔ تو من السماء کا لفظ اس حدیث میں کہیں نہیں پاتے۔

سنئے اس قسم کے سہو کو کذب سے تعبیر نہیں کیا کرتے۔ بلکہ اسے نسیان کہتے ہیں جس سے اللہ تعالےٰ کے انبیاء بھی محفوظ نہیں۔ قرآن کریم کو دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت فنسی آدم آیا ہے یا نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی نسیان کا ذکر ہے یا نہیں۔

ساتواں اعتراض اور اس کا جواب

یہ الفاظ پیش کر کے کہ "پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا۔ کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔" مشتہر صاحب لکھتے ہیں۔ "نہ اگلے نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے۔ نہ احادیث نبویہ میں کہیں موجود ہے۔ محض مرزاجی کا ڈھکوسلہ ہے۔" مگر یہ مشتہر کی نادانی اور جہالت ہے۔ اگر آپ کو اپنی جہالت پر شک ہو۔ تو ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب یوایل میں جس کے باب ۲ آیات ۲۸ تا ۳۱ میں مذکور ہے خدا فرماتا ہے "میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالوں گا۔ اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے۔ اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھیں گے۔ اور تمہارے جوان رویتیں بلکہ میں انہیں دنوں میں اپنی روح کو غلاموں اور لونڈیوں پر ڈھالوں گا۔ اور میں آسمانوں اور زمین پر عجیب قدرتیں ظاہر کروں گا۔ یعنی لہو اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ سورج اندھیرا اور چاند لہو ہو جائے گا پیشتر اس کے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن (قیامت) آپہنچے۔"

اب دیکھو کیسی صاف پیشگوئی آخری زمانہ کے متعلق ہے۔ اور آخری زمانہ احادیث کے رو سے مسیح موعود کے ظہور کا ہی زمانہ ہے۔ یوایل نبی نے یہ بھی ایک بھاری نشانی بتلائی۔ کہ سورج اور چاند کو گرہن ہوگا۔ اور حدیث شریف میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بتلایا کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں سورج و چاند دونوں کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ عن حسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقترب زمان خروج المهدى لم تكد رؤيا المومن ان تكذب (نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۳۲) یعنے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مہدی کے خروج کا زمانہ آپہنچے گا۔ تو اس وقت مومن کی کوئی رویا جھوٹی نہیں نکلیگی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت مذکورہ بالکل درست ہے۔

آٹھواں اعتراض اور اس کا جواب

کتاب ازالہ اوہام سے یہ حوالہ دیتے ہوئے کہ حضرت مسیحؑ کے پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں۔ مشتہر صاحب لکھتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ پھر آئینہ کمالات اسلام سے حوالہ نقل کیا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں۔ ان دونوں عبارات میں تناقض دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا۔ کہ حضرت مسیحؑ کے پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ثابت نہیں۔ وہاں تفصیلاً یہ سمجھایا ہے۔ کہ ان پرندوں میں اس طرح روح نہیں پھونکی گئی تھی۔ کہ ان کی نسل قائم ہو۔ اور وہ پرواز کریں۔ کیونکہ اگر ایسا ہی ہو۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کے پیدا کردہ پرندوں اور حضرت مسیحؑ کے بنائے ہوئے پرندوں میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکیگا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی صفت خالق کل شیٔ کے متعلق شرک لازم آئے گا۔ جس کی تائید یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔ کہ ام خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم یعنے کیا ان معبودان ماسوا اللہ نے (جن میں سے حضرت مسیح بھی ایک ہیں۔) خداتعالیٰ کی پیدائش جیسی پیدائش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خلق میں تشابہ واقع ہو گیا۔ پس لازمی طور پر ماننا پڑا۔ کہ حضرت مسیحؑ کا فعل خلق خداتعالےٰ کے فعل خلق کی طرح نہ تھا۔ اس لئے ان کے بنائے ہوئے پرندے حقیقی پرندوں کی طرح پرواز نہ کرتے تھے۔ اس کے مقابلہ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ وہاں صاف یہ لکھا ہے۔ کہ یہ پرواز کرنا بطور معجزہ تھا۔ اور پھر وہ مٹی کے مٹی ہو جاتے۔ گویا معجزہ کے طور پر جو نشان دکھلایا جاتا۔ وہ وقتی ہوتا تھا۔ اور یہ تشریح کئی مفسرین نے بھی کی ہے پس دونوں عبارتوں میں تناقض کوئی نہیں

نواں اعتراض اور اس کا جواب

"مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خداتعالےٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کوئی خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔" مشتہر صاحب نے فتوے دیا ہے۔ کہ یہ سیاہ جھوٹ ہے۔ اچھا اگر بقول ان کے یہ سیاہ جھوٹ ہے، تو پھر وہ اپنا سچ پیش کریں۔ یعنی قرآن کریم کی کوئی آیت بتائیں جس میں یسوع لکھا ہو۔ یسوع کا لفظ یا ایسی صفات جو اس کی نسبت عیسائی بیان کرتے ہیں۔ قرآن میں کہیں مذکور نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ تحریر فرمانا۔ کہ یسوع وہی عیسےٰ ہے۔ جو قرآن میں مذکور ہے۔ یا یہ کہ ابن مریم جسے یسوع بھی کہتے ہیں۔ یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ عیسائی اس نام سے مراد اسی ہستی کو لیتے ہیں۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں اور بس

دسواں اعتراض اور اس کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "خداتعالےٰ قانون قدرت ہرگز نہیں بدل سکتا" (کرامات الصادقین صفحہ ۰۰)

مشتہر صاحب کہتے ہیں۔ کہ اس کا جھوٹ ہونا مرزا صاحب نے چشمہ معرفت صفحہ ۹۶ پر یوں تسلیم کیا ہے۔ کہ خدا اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بدل دیتا ہے۔

چشمہ معرفت کے حوالہ کے اگر مشتہر صاحب دیانتداری سے یہ الفاظ بھی نقل کر دیتے۔ کہ "وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے" تو بات واضح ہو جاتی۔ لیکن پھر بھی یہ بات مشتہر صاحب سمجھ نہ سکے ہوں تو سنیں۔ خداتعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ الذین جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا یعنے جو لوگ ہمیں پانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہم انہیں اپنے راستوں پر چلنے کی ہدایت کر دیتے ہیں پھر خداتعالیٰ کا یہ بھی قانون ہے۔ کہ ان الله لا يغفر ان يشرك به۔ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو نہیں بخشتا جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ اب ایک شخص جب تک شرک پر قائم رہے۔ اس پر یہ قانون جاری رہے گا۔ مگر ایسا مشرک جب اسلام لے آئے۔ تو پھر وہ اس قانون سے نکل کر دوسرے قانون یعنے لنهدينهم سبلنا کے اندر داخل ہو جائے گا۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں جو مشرکین اسلام میں داخل ہوئے۔ وہ مراتب میں اس قدر بڑھے کہ اللہ تعالیٰ سے رضی اللہ عنہم کا خطاب پایا۔ اب بظاہر قانون بدلتا نظر آیا۔ لیکن یہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔ یہی مطلب حضرت

خدمتِ اسلام اور علماء کا گروہ

امیر شکیب ارسلان ملک شام کے ایک باوقار لیڈر اور عربی زبان کے فصیح اللسان مضمون نویس ہیں۔ سیاسی حالات کے باعث آپ سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں۔ مگر وہاں سے بھی اپنے ملک کی خدمت میں کافی حصہ لیتے ہیں۔ آپ کے مقالات اسلام کی افسردہ حالت کے متعلق پر درد ہوتے ہیں۔ آپ کا ایک مضمون اخبار "جامعہ اسلامیہ" فلسطین کے نمبر ۱۸۱ میں بتاریخ ۱۱ شعبان ۱۳۵۲ء شائع ہوا ہے جس میں آپ نے حالت اسلام کے متعلق لکھا ہے۔

"یجب ان نقول انہا سیئۃ اذا اردنا ان نسمی الاشیاء باسمائہا"

یعنے اگر ہم ہر چیز کو اس کے اصلی نام سے نامزد کرنا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ ہم اقرار کریں۔ کہ اسلام کی حالت خراب ہے اس کے بعد آپ نے علماء کی حالت بایں الفاظ ذکر کی ہے۔

"اذا جئت تبین لہم ما ہو علیہ الاسلام من الخطر المبین ابوا ان یصدقوا وکان کلامہم "الاسلام بخیر، الاسلام بخیر" واخذوا یردون علی الاخبار التی من شانہا ایقاظ المسلمین۔ واذا اعجزہم الدلیل قطعوا الکلام وخاضوا فی حدیث اٰخر حتی لا یضطرہم الانسان الی الاعتراف بسوء حالۃ المسلمین والی الزامہم الحجۃ بان الحالۃ اذا کانت کذالک فالجدیر لہم وہم علماء الدین اکملۃ الشرع السکوت علی ہذا المنکر والقعود مع الخوالف وعدم النہوض لتلافی الشر فہم یکذبون ہذہ الاخبار ویفرون من تصدیقہا فرارا من التعب وتسویغاً للقعود واخلادا الی الاستراحۃ مما یتعب فیہ الکرام والاجال لا یریدون ان یعملوا شیئاً لاجل حیاطۃ الاسلام"

یعنے اگر تو ان سے اس خطرناک حالت کا ذکر کرے جس میں سے اسلام گذر رہا ہے۔ تو وہ ہرگز اس کی تصدیق نہ کریں گے۔ بلکہ ان کی گفتگو صرف یہ ہوگی۔ ارے اسلام بخیریت ہے۔ اسلام بخیریت ہے۔ اور وہ ان خبروں کو جھٹلائیں گے۔ جو مسلمانوں کو بیدار کر سکتی ہیں۔ اور جب دلیل سے بالکل عاجز آجائیں گے۔ تو گفتگو بند کرکے اِدھر اُدھر کی باتوں میں پڑ جائیں گے۔ تاکہ کوئی انہیں مسلمانوں کی بُری حالت تسلیم کرنے پر مجبور نہ کر سکے۔ نیز ان کو یہ الزام نہ لگ سکے کہ جب حالت یہ ہے۔ تو ان کے لئے اس پر خاموشی اور عورتوں کے ساتھ میدان میں پیچھے بیٹھے رہنا۔ اور اس بری حالت کے تدارک کے لئے جدوجہد نہ کرنا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ وہ دین کے علماء اور شریعت کے علمبردار ہیں۔ پس وہ ان خبروں کو جھٹلاتے اور ان کی تصدیق سے بھاگتے ہیں۔ تاکہ کوفت سے بچ سکیں۔ اور ان کاموں سے جن کے باعث شرفا جانکاہ تکان میں مبتلا ہیں۔ الگ بیٹھے رہنے اور آرام کرنے کو جائز کر سکیں۔ خلاصہ یہ کہ وہ علماء نہیں چاہتے۔ کہ اسلام کی حفاظت کے لئے کچھ کریں"

اس کے بعد فاضل مضمون نگار نے ازہر یونیورسٹی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "آج تک تو مشیخۃ الازہر کا مصر سے باہر کوئی قابل ذکر کارنامہ نہیں۔ بلکہ گذشتہ عرصہ میں تو وہ لوگ کسی عام اسلامی معاملہ میں بالکل جنبش نہ کرتے تھے۔ اور ان کی تمام کوشش ازہر کے انتظام تک محدود تھی"

آخر میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جس میں مسلمانانِ چین نے ازہر سے دو عالم طلب کئے تاکہ وہاں مسلمان بچوں کو تعلیم دے سکیں۔ وہ ازہری وہاں گئے۔ لیکن پہنچتے ہی شور مچا دیا۔ کہ ہم تو یہاں نہیں رہ سکتے۔ اس پر جناب شکیب ارسلان لکھتے ہیں۔

"سبحان اللہ یوجد فی الصین الوف من قسوس النصاریٰ منہم کاتولیک ومنہم بروتسطانت یعیشون ہناک بالکل رغبۃ ویجوبون اقطار الصین کلہا ولا یترکون قریۃ حتی یدخلوہا ومنہم اناس یقضون طول حیاتہم فی الصین ویابون ان یرجعوا الی اوربۃ حباً بنشر دینہم فی الصین ... اما الاثنان اللذان ذہبا من الازہر الی الصین فما وصلا الی ہناک حتی ملا الاقامۃ وتبرما ببلاد کبلاد الصین لا یجد ان فیہا الفول المدمس ولا الملش القدیم فکیف یرجو المسلمون ان یبلغوا مبالغ تلک الامم والفرق بینہم وبین الاوربیین فی علو الہمۃ وفی الاخلاص والتضحیۃ ابعد من الفرق بین الارض والفلک"

(الجامعۃ الاسلامیۃ ۳ دسمبر ۱۹۳۳ء)

یعنے "سبحان اللہ چین میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے ہزارہا پادری بخوشی آباد ہیں۔ اور چین کے سارے اطراف میں گھومتے پھرتے ہیں۔ کوئی گاؤں نہیں چھوڑتے۔ پھر ان میں وہ لوگ بھی ہیں۔ جو اپنی ساری زندگی چین میں گذار دیتے ہیں۔ اور محض چین میں عیسائیت پھیلانے کی رغبت کے باعث یورپ واپس آنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ دو شخص جو ازہر کی طرف سے چین گئے۔ وہ جاتے ہی وہاں ٹھہرنے سے دل برداشتہ ہو گئے۔ اور چین جیسے ملک سے بیزار ہو گئے۔ کیونکہ وہاں ان کو نرم فول اور پرانی مش نہیں ملتی (فول چنوں کی قسم کا ایک غلہ ہے۔ اور مش سے مراد مشمش ہے۔ مصر میں عام لوگ ان دونوں چیزوں کو شوق سے کھاتے ہیں۔) اندریں حالات مسلمان کیونکر امید کر سکتے ہیں۔ کہ وہ ان مغربی قوموں کی ترقی کو حاصل کر لیں گے حالانکہ بلحاظ بلند ہمتی۔ اخلاص اور قربانی ان میں اور یورپین لوگوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔"

ناظرین کرام! علامہ شکیب ارسلان کی صاف گوئی اور واضح بیان پر کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں۔ ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جب حالت یہ ہے۔ تو کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ مسلمانوں کا بیدار مغز طبقہ ان علماء کہلانے والوں سے علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت میں شامل ہو جائے۔ جو کہ محض اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے معرض وجود میں آئی ہے؟ وما علینا الا البلاغ المبین

(خاکسار ابو العطاء اللہ دتا جالندھری حیفا۔ فلسطین)

کالی کٹ کے مظلوم احمدیوں کے متعلق

جماعت احمدیہ کلکتہ کی قرار دادیں

سید کریم بخش صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کلکتہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ

(۱) کالی کٹ میں ہمارے ایک مرحوم بھائی کی لاش کے ساتھ موپلا مسلمانوں کے ہجوم نے جو انسانیت سوز اور شرمناک سلوک کیا۔ اور اس کی تجہیز و تکفین کرنے والے معدودے چند احمدیوں پر جو تشدد کیا۔ جماعت احمدیہ کلکتہ اسے انتہائی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور اس پر دلی رنج اور تکلیف محسوس کرتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ کلکتہ کی رائے میں لوکل پولیس نے موپلا لیڈروں کے ایک وفد کو جو احمدیوں کو پبلک قبرستان میں اپنے بھائی کو دفن کرنے کے جائز اور قانونی حق سے محض اپنی کثرت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے باوجود اس کے کہ سب سے اعلیٰ عدالت احمدیوں کو مسلم قرار دے چکی ہے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ملاقات کا موقعہ دیکر افسوسناک غفلت کا ارتکاب کیا ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ کلکتہ حکومت کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ مٹھی بھر امن پسند اور وفادار احمدیوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرکے اپنا فرض ادا کرے جس سے وہ مذکورہ بالا موقعہ پر قاصر رہی ہے۔ نیز اسے چاہیئے کہ ایسے رنگ

مختلف مقامات پر یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

ڈیرہ غازیخان

تبلیغ کے لئے شہر کے چار حصے کئے گئے۔ اور ان میں مختلف دوست برائے تبلیغ بھیجے گئے۔ (۱) سول لائنز ہندو حکام و میونسپل کمشنر صاحبان (۲) رؤسا و شرفاء شہر (۳) ہندو آریہ سکول کے ٹیچر صاحبان سماج ہائے آریہ و سناتن و سنگھ سبھا و پاٹ شالہ و گئوشالہ (۴) عام بازار۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ سب نے کھلے دل سے ہمارے خیالات کو سنا۔ اور شکریہ ادا کیا۔

ننکانہ صاحب

قریباً ۵۰ ٹریکٹ ہندوؤں سکھوں عیسائیوں میں تقسیم کئے گئے۔ ایک سو سے زائد اصحاب کو تبلیغ کی گئی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔

جموں

بیس دوستوں کی ۱۴ مختلف مقامات پر ڈیوٹی لگائی گئی۔ تین قسم کا لٹریچر جو منگوایا گیا تھا تقسیم کیا گیا۔ ۱۲ دوستوں نے ۱۰ محلوں میں ۹۰ غیر مسلموں کو تبلیغ کی۔ گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تبلیغ کی گئی۔

وہاڑی

چودہری غلام رسول صاحب ۱۲ میل کا سفر طے کر کے آئے اور خالصہ سبھا کے سکرٹری صاحب کو تبلیغ کی۔ پھر آریہ سناتنیوں کو بھی تبلیغ کی۔

شہر سیالکوٹ

شہر کو مختلف حلقوں میں تقسیم کر کے مختلف اصحاب کو تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا۔ بعض دوست دیہات میں چلے گئے۔ مردوں میں ۲۰۲۷ ٹریکٹ اور کتابیں تقسیم کی گئیں۔ ایک ٹریکٹ بانی اسلام اور بائیبل مقدس ایک ہزار شائع کیا گیا۔ جو شہر کے تمام گرجوں اور کوٹھیوں میں تقسیم کیا گیا۔ خصوصیت اسلام اور فضیلت اسلام ٹریکٹ ہندو سکھوں میں تقسیم کئے گئے۔ انگریزی ہندی اردو گورکھی میں اسلامی اصول کی فلاسفی پادریوں اور معززہ ہندو سکھوں میں تقسیم کی گئیں۔ احمدی خواتین نے بھی تبلیغ کی جامع مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ ۵۰۰ کے قریب خواتین تشریف لائیں۔ ہندو خواتین کافی تعداد میں تھیں۔ ۶۰۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ الغرض یوم التبلیغ بہت خیر و خوبی سے گذرا۔ تین ہزار نفوس کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

بنگہ

اچھوتوں آریوں و سکھوں کے گھروں و دکانوں میں پہنچ کر تبلیغ کی گئی۔ بنگہ کے علاوہ پانچ گاؤں میں بھی تبلیغ کی گئی ۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

مٹھ لک

ریل گاڑی پر تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ دیئے گئے۔ سٹیشن ماسٹر صاحب و تحصیلدار صاحب محکمہ آرمی ریمونٹ اصطبل اور ایک سکھ صاحب کو علاوہ زبانی تبلیغ کے ٹریکٹ بھی دیئے گئے۔

پنڈی بھٹیاں

میاں محمد مراد صاحب نے پہلے موضع موڑا نوالہ میں تبلیغ کی۔ پھر مڑھ بلوچاں پھر پنڈی بھٹیاں میں ایک شخص نے بیعت کی۔

احمدی پور

شہر جہلم اور چھ مقامات پر تبلیغ کی گئی۔ ۱۰۱ ٹریکٹ تقسیم کئے بعض غیر احمدی شہر جہلم میں لوگوں کو باتیں سننے سے روکتے تھے۔ اور احمدیوں کے خلاف اکساتے تھے۔ تاہم بفضل خدا خوب تبلیغ کی گئی

کھاریاں

غیر مسلموں کے گھروں و دکانوں میں جا کر ٹریکٹ تقسیم کئے ۱۳ اصحاب نے ۱۸ اور سالے ہنود سکھ صاحبان کو تبلیغ کی۔ مستورات نے فہمیدہ عورتوں میں تبلیغ کی۔

خود پور و شاہ مسکین

فیض پور کلاں اور نانو ڈوگر میں تبلیغ کی گئی۔ خود پور۔ ننگیل پور وغیرہ میں سید محمد لطیف صاحب آنریری مبلغ نے معہ دیگر اصحاب کے تبلیغ کی۔ ڈیڑھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ چوہڑوں کو بھی جو عیسائی ہو چکے ہیں۔ تبلیغ کی گئی۔ اس جماعت کے سولہ اصحاب نے ۱۴۰ لوگوں کو تبلیغ کی۔

پٹیالہ

ایک مجمع میں جہاں سب ڈویژنل افسر اوورسیر تحصیلدار کلرک وغیرہ تھے تقریر کی گئی۔ تقریر سن کر سب نے خوشی کا اظہار کیا۔

بنوں

تمام دوست اپنے مقررشدہ حلقہ کو ۸ بجے کے قریب روانہ ہو گئے۔ اور تمام دن تبلیغ میں گذارا۔ ۴۰۰ اشخاص کو زبانی اور ۵۰۰ کو بذریعہ لٹریچر پیغام حق پہنچایا۔ دوران تبلیغ میں غیر احمدیوں نے ایک احمدی بھائی کو مارا۔ اور بہت تکلیف دی۔ ایک غیر احمدی پولیس افسر نے ان کو ڈرایا دھمکایا۔ اور تبلیغ سے روکا۔ لیکن وہ شام تک مصروف تبلیغ رہے

فتح پور ضلع گجرات

چار احمدیوں نے تین دیہات میں تبلیغ کی۔ ۳۰ سناتنیوں اور سکھوں کو پیغام حق پہنچایا۔ ان میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ موضع عالم گڑھ میں بھائی سخی محمد صاحب کو لوگوں نے بہت مارا۔ گلے میں پھندا ڈالا۔ اور کہا۔ کہ توبہ کرو۔ لیکن بفضل خدا وہ ثابت قدم رہے۔

کالا گوجراں

ہندوؤں سکھوں عیسائیوں میں ۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

راولپنڈی

تمام احمدی احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ۹۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

کریام

آٹھ وفد بنائے گئے۔ چھ گاؤں میں ہندوؤں سکھوں اور اچھوت اقوام میں تبلیغ کی گئی۔ ۹۲ غیر مسلم افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۸۴ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

ٹھانہ

دو قافلے تیار کئے گئے۔ اور ہندوؤں سکھوں کو کرشن اوتار کی آمد ثانی کی بشارت دی گئی۔ باوا نانک صاحب کا اسلام گرنتھ صاحب و جنم ساکھی سے ثابت کیا گیا۔ قریباً سوسوا سو آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ لوگ بہت متاثر ہوئے۔ گوردوارہ کے مہنت نے بات چیت سے انکار کیا۔ دو آدمیوں نے قادیان آنے کا وعدہ کیا۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

مڈھ رانجھا

ہندو دھرم کے متعلق چھ مختلف قسم کے ٹریکٹ ہندوؤں میں تقسیم کئے گئے۔ اور ان کو شری نش کلنک اوتار کی بشارت دی گئی۔ انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ واقعی اوتار کی آمد کا یہی موقعہ ہے۔ چند اشتہارات چسپاں کئے گئے۔

میانی

چار افراد نے ۵۰ ہندو سکھ و اچھوت لوگوں میں تبلیغ کی۔ ۲۵ ٹریکٹ تقسیم کئے۔

کاٹھ گڑھ

۳۰ اصحاب نے ۱۱ دیہات میں پیغام حق پہنچایا۔ ہندوؤں سکھوں چماروں اچھوتوں میں خوب تبلیغ کی گئی۔ بہت اچھا اثر ہوا۔

حصار

یہاں صرف ایک احمدی ہے۔ تاہم انہوں نے سارا دن تبلیغ میں گذارا۔ ۲۲ ٹریکٹ معززین ہندوؤں میں تقسیم کئے۔

کھنڈرالہ

یہاں صرف ایک احمدی ہے۔ انہوں نے سٹیشن ماسٹر صاحب پوسٹماسٹر صاحب میڈیکل آفیسر صاحب (عیسائی)، ایک پارسی اور ایک اور عیسائی صاحب کو تبلیغ کی۔ نیز ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی۔ احمد اور آپ کی تعلیم انگریزی میگزین پڑھنے کے لئے دیئے۔

۱۲ مارچ کی بجائے ۱۳ مارچ

۳۲

اطلاع مفید عام

یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک جو صاحب اپنا خط دنیا کے کسی بھی ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ اُن کو

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ

اَمرت دھارا اور اُسکے پانچ مرکبات و کشتہ سونا

۳/۴ قیمت پر یعنی روپیہ میں ۴ر کمی پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر دی جاویں گی

جو صاحب اس عرصہ میں روپیہ جمع کرادینگے ان کو جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہو اس رعایت کا مستحق سمجھا جاوے گا۔ چاہے جتنی بار میں وہ ادویات و کتب منگواویں

اس وقت تک جن کے پاس فہرست نہ پہنچی ہو۔ وہ ایک کارڈ لکھ کر منگوا سکتے ہیں

خط و کتابت و تار کیواسطے پتہ:۔ "اَمرت دھارا" ۲۱ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

طب جدید کے کرشمات

معزز برادران!۔ آج طب جدید مشرقی اپنے صحیح اصولوں اور سو فیصدی مفید منتخب کردہ ادویات کے باعث ہندوستان کے کونے کونے میں مشہور ہے۔ ہزارہا مایوس مریض طب جدید کے طریقہ علاج سے شفا حاصل کر چکے ہیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹر۔ طبیب اپنے مریضوں پر ہماری تیار کردہ ادویات استعمال کرنا فخر سمجھتے ہیں کیونکہ یہ یقینی مفید۔ زود اثر۔ قلیل الخوراک ہیں۔

اکسیر بواسیر مرض بواسیر نہایت عسر العلاج مرض ہے۔ ہم نے بڑے بڑے تجربات کے بعد اس کا شافی علاج حاصل کیا ہے۔ جس سے سینکڑوں مایوس مریض شفا حاصل کر چکے ہیں بواسیر خونی ہو یا بادی اس کے چند روزہ استعمال سے ہمیشہ کے لئے صحت حاصل کرو۔ اگر ساتھ ہی مسے بھی ہوں تو دوا منگاتے وقت مرہم بواسیر بھی طلب کریں۔ جو مفت دی جاتی ہے جس کے لگانے سے مسے جھڑ جاتے ہیں۔ قیمت خوراک ۲ ہفتہ دو روپیہ ۲ ٹکہ آنہ

اکسیر حیات عام لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مرض سل۔ دق۔ دمہ۔ لاعلاج امراض ہیں لیکن ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ کوئی مرض ایسا نہیں۔ جس کا علاج خدا تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا۔ ہاں غلط علاج ہی مرض کو لاعلاج بناتا ہے۔ ہماری اکسیر حیات کے سینکڑوں مریض اپنی تلخ زندگی کو راحت میں بدل چکے ہیں۔ اس کے استعمال سے بخار کھانسی دور ہو جاتی ہے معدہ۔ جگر۔ پھیپھڑے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ دمہ کا دورہ مطلق نہیں ہوتا۔ خون صالح بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ دن بدن جسم پر گوشت آکر مریض تندرست طاقتور ہو جاتا ہے۔ دق۔ سل۔ دمہ کے مریض ہماری اس خاص ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت خوراک ایک ماہ چار روپیہ

ملنے کا پتہ۔ ممتاز الاطبا حکیم مختار احمد احمدی پروپرائٹر دواخانہ طب جدید میو روڈ لاہور

گکرے! گکرے!! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس موذی مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایکدفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے بہت جلدی علاج کرانا چاہیے۔ سب سے بڑھ کر اس مرض کا علاج **سرمہ نورانی** ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے **سرمہ نورانی** کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۱ر کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ **مفت** طلب فرمائیے۔

دلکشا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کے لئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے قیمت فی تولہ ۱ر

دلکشا ہیر آئل بالوں کے لئے ازبس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۱۹ اونس کی شیشی ۱ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنارسی روس عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی دوا ہے قیمت فی شیشی ۳ تین شیشیاں للعہ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

خان قلات نواب میر احمد یار خان صاحب کے متعلق کوئٹہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۶ اپریل کو ان کا کوئٹہ میں ایک دربار منعقد ہوگا۔ جس میں رسم مسند نشینی ایجنٹ گورنر جنرل اور چیف کمشنر بلوچستان کی طرف سے ادا کی جائے گی۔

ریاست ٹراونکور کے نئے دیوان سر محمد حبیب اللہ مقرر کئے گئے ہیں۔ ٹریونڈرم کی ایک اطلاع کے مطابق آپ نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت تک صوبہ بھر میں پلیگ سے دو ہزار اموات ہو چکی ہیں۔

اسمبلی میں ۷ مارچ کو ایک تحریک پیش ہوئی۔ جس میں حکومت پر اس بات کے لئے زور دیا گیا۔ کہ وہ اصلاحات کو فوراً نافذ کرے۔ سر بی ایل متر نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو اس تحریک کے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔ اور وہ عجلت پسندی سے اتفاق کرتی ہے۔ لیکن اصل معاملہ چونکہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سپرد ہے۔ اس لئے وہ کوئی معین ٹائم ٹیبل بتانے سے معذور ہے۔ جس وقت لنڈن سے اطلاع موصول ہوگی۔ گورنر جنرل آئندہ انتخابات کے متعلق اعلان کر دیں گے۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی بیڑے کے مصارف بابت ۳۵-۱۹۳۴ء کا تخمینہ پانچ کروڑ ۶۵ لاکھ پچاس ہزار پونڈ ہے۔ جو سال گذشتہ کے مقابلہ میں ۲۹ لاکھ اسی ہزار پونڈ زیادہ ہے۔ مجوزہ اضافہ مصارف کے متعلق ایر البحر نے یہ بیان دیا ہے۔ کہ جدید جہازوں کی تعمیر کی معمولی رفتار ترقی کو جاری رکھنے کے لئے یہ رقم زیادہ کی گئی ہے۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امریکن فوج کے مصارف کے جو تخمینہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ وہ ۲۷ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر ہیں۔ اور سپاہیوں کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار سات سو بچاس ہے۔

شراب نوشی کے انسداد کے لئے ۸ مارچ کو پنجاب کونسل میں چوہدری افضل حق صاحب نے اس امر پر زور دیا۔ کہ حکومت کو اس کا یکسر انسداد کرنا چاہئے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ ایشیا کے ممالک افغانستان۔ ایران۔ ترکی میں شراب کی فروخت بالکل بند ہے۔ اور یہاں کی حکومت اپنے ٹیکس کی خاطر صوبہ کو پستی اور معصیت کی طرف لے جا رہی ہے۔ سر جوگندر سنگھ نے جواب میں اس مطالبہ کو ناممکن العمل بتایا۔ اور آخر حکومت کا مطالبہ منظور ہوا۔

نئی دہلی سے ۸ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ انٹر یونیورسٹی کانفرنس نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پرائمری اور ثانوی مدارس میں ذریعہ تعلیم ورنیکلر ہونا چاہئے۔ اور اعلیٰ درجہ کی ثانوی تعلیم میں بھی جہاں کہیں ممکن ہو۔ ذریعہ تعلیم ورنیکلر قرار دیا جائے۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات میں ۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق امسال ۲۰ ہزار ۳ طلباء شامل ہو رہے ہیں۔ امتحان میٹرکولیشن میں ۲۲ ہزار امیدوار شامل ہیں۔ ان میں ایک ہزار سے زیادہ طالبات ہیں۔

ہندوستان اور لنکا میں ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کرنے کے انتظامات مدارس سے ۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق مکمل ہو چکے ہیں۔ اب یہ سلسلہ عنقریب شروع ہو جائے گا۔

بنارس سے ۸ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ غازی پور کے ہندو مسلم فساد کے متعلق کمشنر بنارس نے جو تحقیقات کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ادنیٰ ذات کے ہندو ہولی کے دن ایک جلوس بازاروں میں لے جا رہے تھے کہ ان کے شور و غوغا سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچی۔ اور اس معمولی سی بات پر فساد ہو گیا۔ کوتوال موقعہ پر پہنچ گیا۔ مگر اینٹ کی ضرب سے گرا دیا گیا۔ اتنے میں سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور بغیر کسی جارحانہ کارروائی کے صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ اس فساد میں ایک آدمی شدید مجروح ہوا۔ اور تقریباً پچاس آدمیوں کو معمولی ضربات آئیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ فساد کی ذمہ داری کس فریق پر عائد ہوتی ہے۔

دارالعوام میں ۶ مارچ کو یہ سوال اٹھایا گیا۔ کہ حکومت اس باب میں ایوان کو یقین دلائے۔ کہ وہ برطانیہ و امریکہ کے مابین قرضہ ہائے جنگ کا اس طرح فیصلہ نہیں کرے گی۔ کہ برطانیہ اپنی سلطنت کا کچھ حصہ امریکہ کے حوالے کر دے۔ وزیر اعظم نے جواب دیا۔ کہ کسی حالت میں اس طرح معاملہ طے کرنے کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض سر کردہ سوراجی جن کا مجوزہ مرکزی مجلس وضع آئین سے کوئی تعلق نہیں عنقریب بمقام دہلی سیاسی حالات پر غور کرنے والے ہیں۔ نیز اس بات کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ آئندہ انتخابات میں حصہ لیا جائے۔

بنگال کونسل میں ۱۲ مارچ کو تخفیف کی بہت سی تحریکات پیش ہوں گی۔ جن میں سے آٹھ سے زیادہ اس ضمن میں ہیں۔ کہ وزراء کی تنخواہوں میں تخفیف کر دی جائے۔

بلجیم کے وزیر اعظم نے ۶ مارچ کو سینیٹ کے اجلاس میں اعلان کیا کہ دول نے جرمنی کے حق مساوات کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور چونکہ طاقت کے ذریعہ مطالبات منوانے کا طریقہ مسترد ہو چکا ہے۔ اس لئے اب صرف دوستانہ طریق پر اس باب میں گفت و شنید کی جا رہی ہے۔ کہ فوجی قوت کی تحدید کی جائے۔

سر ہنری کریک ممبر خزانہ نے ۹ مارچ کو پنجاب کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ لاہور میں سپیشل ٹریبونل کے روبرو مبینہ انقلاب پسندوں کے جو مقدمات ہوتے رہے ہیں۔ ان پر حکومت کا ساڑھے پانچ لاکھ روپے کے قریب خرچ آیا ہے۔

والئی رام پور معہ اپنی بیگم صاحبہ ۸ مارچ کو بہ عزم یورپ بمبئی روانہ ہوئے۔

پٹنہ سے ۹ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ زلزلہ سے متاثرہ علاقہ میں اب وبائے طاعون شروع ہے۔

وائسرائے ہند شمالی بہار کے زلزلہ زدہ رقبہ کا دورہ کرنے کے بعد ۹ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہنچ گئے۔

ایڈنبرا یونیورسٹی کی سینیٹ نے نئی دہلی سے ۱۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کہ جون میں یونیورسٹی کانووکیشن کے موقع پر لارڈ اور لیڈی ولنگڈن کو ڈاکٹر آف لاء کی ڈگریاں دی جائیں۔

جموں سے ۱۰ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ ریاست کے طول و عرض میں زیر دفعہ ۱۴۴ دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا دوکانوں عمارتوں یا اشخاص پر پکٹنگ کی غرض سے جمع ہونا خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ ۷۶ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ اور ۱۶ والنٹیر معافی مانگنے پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

سی پی کونسل کے دو وزیر جن کے خلاف کونسل میں عدم اعتماد کا ووٹ پاس ہوا تھا۔ ۱۰ مارچ کو مستعفی ہو گئے۔ استعفے گورنر نے منظور کر لئے ہیں۔

برلن سے ۱۰ مارچ کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق بیکاروں کی تعداد میں چار لاکھ کی کمی واقع ہو گئی ہے۔

کانگرسی لیڈروں کی مجوزہ کانفرنس جس میں اس امر پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ آیا کانگرسی کارکنوں کو آئندہ انتخابات میں حصہ لے کر کونسلوں پر قبضہ کر لینا چاہئے یا نہیں۔ ایسٹر کے دنوں میں بمقام دہلی قرار پائی ہے۔

آگرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقدمہ سازش آگرہ کے ملزموں نے سشن جج کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کر دی ہے۔

اخبار لیڈر الہ آباد کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یو پی گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ افسروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں انہیں ہدایت کی ہے کہ وہ اسمبلی کے ووٹروں کی فہرستیں تیار کرنا شروع کر دیں۔ کیونکہ اس سال اکتوبر میں اسمبلی کے عام انتخابات ہونے کی توقع ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی